بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱؍
خطبہ نمبر ۲۸

المصلح

بدھ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۳۰ تبوک ۱۳۳۲ھ ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۵۲

مغربی پاکستان میں ۹۵ فیصدی مہاجرین آباد کئے جا چکے ہیں

آئندہ اپریل تک کراچی میں مہاجرین کی آبادکاری کا کام مکمل ہو جائیگا (وزیر مہاجرین)

کراچی ۲۹ ستمبر۔ وزیر مہاجرین شعیب قریشی نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ کراچی میں مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے آئندہ اپریل تک کی میعاد مقرر کردی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس وقت تک تمام مہاجرین کو آباد کیا جا چکے گا۔ آپ نے مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق حکومت کی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا اس وقت تک مغربی پاکستان میں ۹۵ فیصدی مہاجرین کو آباد کیا جا چکا ہے۔ تین لاکھ کو آباد کرنا ابھی باقی ہے۔ کھوکھراپار کے راستے سے آنے والے مہاجرین کے متعلق آپ نے بتایا کہ ان کی سہولت کے لئے وہاں پر شیڈ بنائے گئے ہیں اور روزانہ ۶ دیگیں پانی پہنچانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ گزشتہ پانچ ماہ میں اس راستے سے ۹۳ ہزار سو مہاجر پاکستان آئے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ مرکز مشرقی پاکستان کو

پاکستان کی صنعتی ترقی کیلئے عالمی بنک

پاکستان کو مزید قرضے دے گا

کراچی ۲۹ ستمبر۔ وزیر خزانہ محمد علی نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ عالمی بنک اقتصادی ترقی کے پیش نظر اور زیادہ قرضے دیگا۔ وزیر خزانہ نے جو واشنگٹن میں عالمی بنک اور عالمی مالی فنڈ کے آٹھویں سالانہ اجلاس کی صدارت کرنے کے بعد کل کراچی واپس آئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر ایک بیان دیتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ عالمی بنک پاکستان کے ترقیاتی پروگرام میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی بنک کا جو وفد پچھلے مہینے یہاں آیا تھا۔ اس کی رپورٹ بنک کے منتظمین کو پہنچ گئی ہے۔ آجکل وہ اس پر غور کر رہے ہیں۔ اور ان کے نزدیک عمومی لحاظ سے یہ رپورٹ تسلی بخش ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید بتایا کہ جو صنعتی منصوبے حکومت پاکستان نے عالمی بنک کو پیش کئے ہیں۔ بنک کے منتظمین عنقریب ان کا تفصیلی جائزہ لینا شروع کر دیں گے۔ اس کام کو بسرعت سرانجام دینے کے لئے بنک نے کراچی میں ایک نمائندہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر محمد علی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک نے انہیں بتایا کہ میں پاکستان کے صنعتی منصوبوں سے متاثر ہوا ہوں۔

احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن میں

حصہ لینے والے سرکاری ملازمین

پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ کا وضاحتی بیان

کراچی ۲۹ ستمبر۔ کل پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے ایوان کو بتایا کہ پنجاب میں بہت سے سرکاری ملازمین نے احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن میں حصہ لیا تھا۔ ان ملازمین کے خلاف کارروائی کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے۔ مرکزی حکومت نے سرکاری ملازمین کے قواعد میں ترمیم کردی تھی۔ جس کی رو سے انہیں ایسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کردی ہے ترمیم شدہ قواعد کے مطابق اگر کوئی سرکاری ملازم کسی عقیدے کی تبلیغ کرتا ہوا عقائد کے اختلافات کی بحث میں حصہ لیتا ہوا یا عقائد کی بنا پر جانبداری کرتا یا دوسرے ملازمین پر اثر ڈالتا ہوا پایا گیا۔ تو اسے برطرف کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس تجویز کو مسترد کردیا کہ سرکاری ملازمین کی وفاداری کی تصدیق کے لئے امریکہ کے محکمہ ایف۔ بی۔ آئی کی طرح پاکستان میں بھی ایک خاص محکمہ قائم کیا جائے انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمین کے متعلق اضلاعی افسروں کی معرفت معلومات حاصل کرنے کا طریقہ تسلی بخش ہے۔

پاکستان کے لئے نیا کیلنڈر بنانے کی تجویز

کراچی ۲۹ ستمبر۔ کل پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ نواب مشتاق احمد گورمانی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایوان کو بتایا کہ حکومت پاکستان ملک کے لئے ایک الگ اور نیا کیلنڈر بنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

علاقہ سویز کے مستقبل کے متعلق

مصر اور برطانیہ کے درمیان تاحال کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ علاقہ سویز کے مستقبل کے متعلق برطانیہ اور مصر کے درمیان تاحال کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ برطانوی مندوب اعلیٰ سر رالف سٹیونسن کو جب وہ پچھلے دنوں مشورے کے لئے قاہرہ سے لنڈن واپس آئے تھے۔ مذاکرات کے بارے میں کوئی نئی ہدایتیں نہیں دی گئی تھیں۔ ادھر قاہرہ میں مصر کی ایک بااختیار شخصیت نے کہا ہے کہ اب صرف ایک بات پر اختلاف رہ گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انخلا افواج کے بعد برطانیہ کے جو فنی ماہرین مقیم رہیں گے وہ اپنے عہدوں کے مطابق فوجی وردی پہن سکیں گے یا نہیں۔ مصر فوجی وردی پہننے کے خلاف ہے۔

جنرل نجیب سے امریکی سینیٹر کی ملاقات

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ امریکہ کے سینیٹر نولینڈ نے کل امریکی سفیر مقیم قاہرہ مسٹر جیفرسن کیفرے کی معیت میں مصر کے وزیراعظم جنرل نجیب اور وزیر خارجہ محمود فوزی سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی۔

مرہٹی زبان بولنے والوں کا نیا صوبہ

ریاست حیدرآباد کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مرہٹی زبان بولنے والے علاقوں کو ملا کر ایک صوبہ بنانے پر تمام مرہٹہ لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس نئے صوبے میں بمبئی اور مدھیہ پردیش کے علاوہ حیدرآباد کا علاقہ بھی شامل ہوگا۔ بمبئی اس نئے صوبے کا دارالحکومت ہوگا۔ مرہٹہ لیڈروں کی کانفرنس میں جو بمبئی میں ہو رہی تھی یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

مصر اور برطانیہ کا سمجھوتہ ہونے میں ابھی کچھ وقت لگے گا!

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ مصر کے برطانوی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ دنیا کو اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ سویز کے متعلق مصر اور برطانیہ کے سمجھوتے کا متن شائع ہونے ہی والا ہے۔ ابھی بہت سا بھی بعض تفصیلات طے ہونا باقی ہیں۔ اور غالباً اس میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔

ریاض ۲۲ ستمبر۔ سعودی حکومت کے ایک ترجمان نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے دھمکی دی کہ نخلستان بریمی میں جو شخص بھی داخل ہوگا اسے گولی کا نشانہ بنا دیا جائے گا۔

پولینڈ کے اسقف اعظم کو برطرف کر دیا گیا

وارسا ۲۹ ستمبر۔ پولینڈ کی حکومت نے وہاں کے اسقف اعظم کارڈینل وشنسکی کو برطرف کر دیا ہے۔ ان پر ملکی مفاد کے خلاف سرگرمیوں کا الزام ہے۔ کل رات وارسا ریڈیو نے ان کی برطرفی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے ان کی مخالفانہ سرگرمیوں پر انہیں کئی دفعہ متنبہ کیا تھا۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ ان حالات میں حکومت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا انہیں اس عہدے سے برطرف کر دے۔ تاہم حکومت نے انہیں پولینڈ کی ایک خانقاہ میں مقیم رہنے کی اجازت دے دی ہے۔

جرمنی صحافی پاکستان پر کتاب لکھے گا

کراچی ۲۹ ستمبر۔ مسٹر گرڈ جوخم روس تقریباً ایک ماہ سے کراچی میں ہیں۔ اور وہ پاکستان کے بارے میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس کے بارے میں وہ یہاں ضروری معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ موصوف جرمن کے کئی اہم اخباروں اور جریدوں اور قاہرہ سے شائع ہونے والے جرمن اخبار "ڈیڈلس" اور "زیٹ ٹزینگ" کے نمائندہ ہیں۔ مسٹر روس نے اپنے موجودہ دورے میں مشرق وسطیٰ کے کئی ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ اور وہ کل صبح بذریعہ موٹر کار سندھ بہاولپور پنجاب اور صوبہ سرحد کے معلوماتی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر روس کے ہمراہ ان کی بیوی مادر جوری روس لانڈ روس بھی ہیں۔ جو مشہور آرٹسٹ ہیں۔ وہ پاکستان کے مختلف قسم کے لوگوں کے خاکے تیار کر رہی ہیں۔ اور خوبصورت مناظر کی تصویر کشی بھی کر رہی ہیں۔

کراچی ۲۹ ستمبر پاک و ہند کانفرنس جو کل ۔ ۔ ۔ بروز چہارشنبہ ۳۰ ستمبر کو کلکتہ میں شروع ہونے والی ہے پاکستان اور ہندوستان کے وزرا اعظم کی کراچی اور دہلی میں حالیہ گفت و شنید کے دوران میں جو فیصلہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق اس کانفرنس کا انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۳۰ تبوک ۱۳۳۲ھش

رشوت ستانی کا انسداد

رشوت ستانی کا جرم ایک بہت پرانا مرض ہے جس کے علاج کے لئے ہر عہد اور ملک میں کوششیں کی گئی ہیں مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہ مرض دنیا میں کچھ زیادہ ہی ترقی کرتا چلا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی جڑ اکھاڑنے کے لئے سخت سے سخت ہتھیار استعمال کرنے کی ضرورت ہر جگہ محسوس ہو رہی ہے۔ پاکستان میں بھی یہ مرض ایسی ہی صورت اختیار کر چکا ہے۔ چنانچہ پاک پارلیمنٹ میں جناب ایم۔ اے گرمانی وزیر داخلہ نے تعزیراتی قانون کی ترمیم کے طور پر ایک بل "انسداد رشوت ستانی" کے نام سے پیش کیا ہے۔ جس میں مجرموں کے خلاف سخت ترین اقدامات لینے کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔

ان ترمیمات کے رو سے جو تعزیراتی قانون میں اس بل کی بنا پر کی جائیں گی رشوت ستانی کی روک تھام کے قوانین کا دائرہ عمل وسیع تر کرکے اس کو تمام ملک کے لئے نافذ العمل بنایا جائے گا۔ اور ان کا اطلاق تمام "شہریوں" اور تمام "سرکاری ملازمین" پر ہوگا۔ جن میں حکومت کی تمام ایجنسیوں کے ملازمین بھی شامل ہیں خواہ کہیں کام کر رہے ہیں۔ نیز اس بل کے رو سے دو سالہ سزائے محض کی بجائے تین سالہ سزائے سخت کر دی جائے گی۔ اور اعانت جرم کو بھی اصل جرم تصور کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ موجودہ قانون کے مطابق رشوت دینے والے کو صرف "اعانت جرم" کا مرتکب گردانا جاتا ہے۔ مگر نئے بل کے مطابق رشوت دینے والے کا جرم بھی اصل یا حقیقی جرم تصور ہوگا۔

اس بل کے رو سے انواع جرم میں مندرجہ ذیل دو نوعیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔

اول۔ سرکاری ملازم کے لئے ایسے مالی ذرائع خواہ براہ راست ہوں یا بالواسطہ اور جائداد رکھنا جو اسکے معلوم ذرائع آمد کے مناسب حال نہ ہوں۔

دوم۔ ایسی طرز زندگی بسر کرنا جو ذرائع آمد سے بالا ہو۔

اس امر کا بار ثبوت کہ طرز زندگی ذرائع آمد سے بالا نہیں یا جائداد وغیرہ معلومہ ذرائع آمد کے مناسب حال ہے از روئے بل مذکورہ ملزم پر ہوگا۔

اس بل کے رو سے کوئی قیمتی چیز جو دی جائے یا سرکاری ملازم وصول کرے (ناجائز انتفاع) رشوت سمجھی جائے گی۔ نیز اس بل کے رو سے سپیشل پولیس کے افسروں کو بلا وارنٹ تلاشی اور گرفتاری کا اختیار ہوگا۔ اور متعلقہ افراد کو شہادت کے حصول کی غرض سے معافی دینے کا بھی اس بل کی رو سے اختیار ہوگا۔ اور انسداد رشوت ستانی کے مقدمات کے انفصال کے لئے سپیشل جج مقرر کئے جائیں گے۔

رشوت ستانی تمام دینی اور دنیوی شرائع میں سخت ترین جرم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں قرآن پاک اور احادیث نبوی میں بھی اس کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اور اسکو گناہ عظیم بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام
لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون

یعنے تم آپس میں دوسروں کے اموال کو ناجائز اور باطل طریق سے ہرگز نہ کھاؤ۔ اور نہ ہی جانتے بوجھتے ہوئے اپنا مال حاکموں اور عہدہ داروں کے پاس اس غرض سے پیش کرو کہ تا تم ان کے ذریعہ دوسروں کے مالوں کا کچھ حصہ غلط طور پر دبا لو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

الراشی والمرتشی کلاھما فی النار

یعنے رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

ہم نے یہ حوالے محض لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے نہیں پیش کئے۔ بلکہ صرف یہ دکھانا منظور ہے کہ مذاہب خاصکر دین اسلام نے اس جرم کو نہ صرف یہ کہ نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ اس کا سخت نوٹس لیا ہے۔ یہ جرم معمولی حقوق العباد کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ بلکہ اسکے بد نتائج دور رس ہیں اور اسکا اثر تمام ملک و قوم اور انسانیت پر پڑتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انسانی اخلاق کا ایسا ناسور ہے جو نظام حیات کے تمام پرزوں کو کھا جاتا ہے۔ اور تمام مشینری کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ ملک و قوم کا تمام ڈھانچہ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ محض اخلاقی اور مذہبی جرم ہی نہیں بلکہ سخت قومی جرم بھی ہے اور دنیاوی حکومتوں کو بھی اسکے انسداد کے لئے سخت ترین قوانین وضع کرنے کی ضرورت پڑتی ہے

رشوت ستانی دراصل جلب منفعت اور حرص و آز کی بیماری کا تیسرا درجہ ہے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ بعض لوگ بعض قسم کے انتفاع کو بے ضرر سمجھتے ہیں۔ اور رشوت ستانی کی بعض صورتوں کو نہ رشوت ستانی اور نہ جرم سمجھتے ہیں۔ مثلاً بعض بالا حکام کو اپنے ماتحتوں کی طرف سے قیمتی تحفے دیئے جاتے ہیں۔ یا ڈالی دی جاتی ہے۔ تو ان کو معمولی بات سمجھ کر قبول کر لیا جاتا ہے۔ حالانکہ بدیہی بات ہے۔ کہ ماتحت اگر ماتحت نہ ہوتا۔ تو کبھی ایسے تحفے یا ڈالیاں پیش کرتا۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ برادرانہ یا محبت کے طور پر جو تحفے دیئے جاتے ہیں۔ ان کا رنگ ہی اور ہوتا ہے۔ اور خوشامدانہ تحائف کا رنگ اور۔ ایک ذرا سی عقل رکھنے والا انسان دونوں میں فوراً فرق کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک نیک دل منصف مزاج حاکم اپنے ضمیر سے یہ سوال کر سکتا ہے۔ کہ یہ شخص جو بڑی محبت کے اظہار کے ساتھ تحفہ لایا ہے۔ اس وقت کیوں نہیں لاتا تھا۔ جب وہ اس کے ماتحت نہیں تھا۔ تو اس کی ضمیر فوراً اس کو صحیح نتیجہ پر پہنچا دیگی۔ اور وہ جرم کے ارتکاب سے بچ جائیگا۔

اگرچہ مذکورہ بالا نئے بل کے رو سے ایسے تحائف بھی ناجائز انتفاع یا رشوت ستانی میں آتے ہیں۔ اور اس کے دینے لینے کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور جرم ثابت ہونے پر حکومت اس کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت سزا دیگی۔ اور اگرچہ یہ حکومت کا فرض ہے۔ کہ چونکہ اس نوع کے جرائم کا اثر قومی مفاد پر سخت برا پڑتا ہے۔ اسے ان کے انسداد کے لئے بہر حال قانون بنانا ہی چاہیئے۔ مگر یہ جرائم ایسے ہیں۔ جن کے انسداد کا سرکاری ملازمین کے بلندی کردار کے ساتھ زیادہ تعلق ہے۔

بے شک جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ یہ مرض عام ہے۔ اور شاید ہی کوئی قوم اور ملک اس سے خالی ہو۔ مگر پھر بھی جن اقوام کا کردار بلند ہوتا ہے۔ ان میں یہ جرم بہت کم ہوتا ہے۔ عموماً ایسی اقوام کے افراد نہ صرف اپنے فرائض منصبی ہی دیانتداری سے انجام دیتے ہیں۔ بلکہ ناجائز انتفاع کو قومی غداری خیال کرتے ہیں۔ اور ہے بھی دراصل یہ قومی غداری۔ اور اسکی جتنی بھی سزا دی جائے کم ہے۔ اور اسکی روک تھام کے لئے جتنے بھی سخت طریقے اختیار کئے جائیں۔ تھوڑے ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اگر ایسا بل پاس ہو کر محض آرائش طاق نسیان نہ بنا رہا۔ تو حکموں سے اس مہلک وبا کا صفایا ہو جائے گا۔ مگر اس کا اصل اور دیرپا علاج یہی ہے۔ کہ ہم اپنی قوم کا درجہ کردار بلند کریں۔ اور سرکاری ملازمین میں عزت نفس اور حب الوطنی کے جذبات کو بھی ساتھ ساتھ ابھارنے کے ذرائع اختیار کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔" اور اس لئے سخت قوانین کی ضرورت ہے۔ اور اکثر ایسے قوانین کا نتیجہ واقعی اچھا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم ایک باوقار قوم بننا چاہتے ہیں۔ اگر ہم اپنے جان و مال کی حفاظت اور اپنے بال بچے کی خیریت اور اپنی آزادی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں جس کے لئے ہمیں اتنی قربانیاں دینی پڑی ہیں، تو ضروری ہے۔ کہ ہمارے سرکاری کارندے بلند کردار ہوں۔ ان کی دیانت کو کسی قیمت پر نہ خریدا جا سکے۔ اور وہ اپنے ذرائع آمد کے حدود کے اندر رہ کر ملک و قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے اہل ہوں۔ جیسا کہ قائداعظم تھے۔ کہ انہیں کوئی خرید نہیں سکتا تھا۔ تو یقیناً ایسی قوم کو کوئی ہرا نہیں سکتا۔ دبا نہیں سکتا۔ کوئی اسکی آزادی سلب نہیں کر سکتا اور کوئی اس کا بال تک بیکا نہیں کر سکتا۔

یاد رکھیئے محشرستان اقوام میں یہ نہیں پوچھا جاتا کہ فلاں نے یہ جرم کیا۔ یا فلاں نے نہیں کیا۔ بلکہ ایک شخص کا عمل بھی تمام قوم کو غرق کر سکتا ہے۔ اور تمام قوم کو تیرا سکتا ہے۔ اس لئے وہاں یہ عذر نہیں سنا جائیگا۔ کہ ہم نے ایسا اس لئے کیا۔ کہ سب ہی ایسا کر رہے تھے۔ ہم نے کیا تو کون سا خون کیا۔ ایسا خیال بھی نہایت خطرناک ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک یہ نہ سمجھے گا۔ کہ میری وجہ سے ہی تمام قوم تباہ ہو سکتی ہے۔ یا میری وجہ سے ہی بچائی جا سکتی ہے۔ اس وقت تک ہم قوم کا رکن کہلانے کے حقدار نہیں۔ بلکہ کوئی نامعلوم ہستی ہیں۔

خدام الاحمدیہ کراچی کی رپورٹ

المصلح کی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی وہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے گذشتہ قیام کراچی کے دوران میں خدام الاحمدیہ کے ایک جلسہ میں حضور کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ اور جس پر حضور پُرنور نے خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا تھا۔

ہم نے اس وقت بھی اس رپورٹ کو سنا تھا۔ اور اب المصلح میں بھی اسے پوری توجہ سے دیکھا ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ مجموعی لحاظ سے یہ رپورٹ بڑی خوشکن ہے۔ اور ہماری توقع اور امید کے مطابق "شعبہ خدمت خلق اور تربیت و اصلاح کا کام خاص طور پر زیادہ نمایاں اور بہتر ہے۔ گو ابھی اس میں اور زیادہ بلکہ بہت زیادہ ترقی کی ضرورت اور گنجائش ہے۔ لیکن جن حالات اور وسائل کی موجودگی میں یہ امور عمل میں آئے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قدر مساعی بھی یقیناً خوشی اور

(باقی صفحہ ۶ پر)

خطبہ جمعہ

موجودہ ایام میں تمہیں خصوصیت کے ساتھ سلسلہ کی حفاظت اور عظمت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں

تا

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید حاصل ہو اور وہ ہمیں حقیقی خوشی اور مسرت عطا فرمائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ اگست ۱۹۵۳ء — بمقام ناصر آباد (سندھ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج بارش کی وجہ سے چونکہ راستے خراب ہیں۔ اس لئے میں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھاؤنگا۔ اسی طرح میری طبیعت بھی خراب ہے اس لئے میں خطبہ بھی بہت مختصر پڑھاؤں گا۔

اصل بات

جس کے متعلق میں آج کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عام طور پر ہماری جماعت کے لوگ ان حالات سے واقف نہیں ہوتے جو جماعت کے خلاف ملک کے مختلف جہات اور اطراف میں یا مختلف ملکوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ ایسی تمام اطلاعات مرکز میں آتی ہیں۔ اور وہ اطلاعات نہ ساری شائع کی جاسکتی ہیں۔ اور نہ ہی ان سب کا شائع کرنا مناسب ہوتا ہے۔ اس لئے صرف چند لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں۔ جو ان سے واقف ہوتے ہیں۔ اگر مصیبت آتی ہے تو انہی کے کندھوں پر آتی ہے۔ اور اگر کوئی خوشی کی خبر آتی ہے تو اس سے بھی وہی لذت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کو جماعت کا ہر فرد سمجھ سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ

ہماری جماعت کی مثال

بالکل ایسی ہی ہے جیسے بتیس ۳۲ دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ بظاہر اس کی کوئی دنیوی وجہ نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ دوسروں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ ان سے نیک معاملہ کرتے ہیں۔ ان سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں اور ان سے اچھے تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے بہی خواہ ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی مخالفت ہوتی ہے۔

آج ہی میں

قادیان کی ایک رپورٹ

پڑھ رہا تھا جس میں لکھا تھا کہ ہم ایک باغیچہ میں گئے۔ وہاں کچھ مہاجر بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اور کچھ مقامی لوگ بھی وہاں بیٹھے تھے۔ شروع شروع میں جب پاکستان سے ہندو اور سکھ مہاجر وہاں گئے تو چونکہ وہ بہت چڑے ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کے سلوک سے تنگ تھے۔ اس لئے وہ پاکستان یا مسلمانوں کی تعریف کسی مسلمان سے سن نہیں سکتے تھے۔ اور اگر کوئی تعریف کرتا تو اس سے لڑ پڑتے۔ اور کہتے کہ تو بڑا غدار ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ قادیان والوں کے حسن سلوک کی وجہ سے لوگوں میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ چنانچہ اب ان مہاجرین میں سے بھی ایک حصہ ایسا ہے جو کبھی کبھی

جماعت کی تعریف

کر دیتا ہے۔ بہرحال اس رپورٹ میں ذکر تھا کہ وہاں جو مہاجرین بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے بعض نے تعریف کی اور کہا کہ احمدی بڑے اچھے ہیں۔ اور یہ اپنے معاملات میں دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ ان کا اتنا کہنا تھا کہ ایک مقامی سکھ جو اپنے دل میں جوش دبائے بیٹھا تھا کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے دس بارہ منٹ تک تقریر کی۔ اور کہا کہ ان لوگوں کے ہم سے ایسے اچھے تعلقات تھے کہ جب سے یہ گئے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیان اور اسکے گرد و نواح کی رونق ہی چلی گئی ہے۔ ان لوگوں کے پاس طاقت تھی اور یہ اگر چاہتے تو ہمیں تباہ کر سکتے تھے مگر اتنی طاقت کے باوجود ان لوگوں نے ہماری حفاظت کی۔ اور ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچنے دیا۔ چنانچہ

واقعہ یہی ہے

کہ گو بعد میں ہندوستانی حکومت غالب آگئی مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ اس وقت کون سمجھتا تھا کہ گورداسپور کا ضلع اُدھر چلا جائے گا۔ اس وقت اگر ہمارے بھی وہی جذبات ہوتے جو ہندوؤں اور سکھوں کے تھے۔ تو دس دس میل کے حلقہ میں ایک ہندو اور سکھ بھی نہ بچتا۔ مگر ہم نے ان کے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی اسی طرح حفاظت کی جس طرح ہم اپنے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرتے تھے۔ اور نہ ہم نے زبان سے انہیں کوئی لفظ کہا۔ نہ ان کی دل شکنی کی۔ اور نہ گالی گلوچ سے کام لیا۔ بلکہ اگر ہمیں کسی احمدی کے متعلق ذرا بھی شکایت پہونچی۔ تو ہم سختی سے اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ دوسری طرف جو لوگ ارد گرد کے مقامات سے بھاگ بھاگ کر قادیان میں آئے۔ ہم نے انکی اتنی خاطر تواضع کی کہ سارے ہندوستان میں

اس کی مثال نہیں مل سکتی

ہم نے اپنے آدمیوں کو بھوکا رکھا۔ اور ان کو کھانا کھلایا۔ اور ایک دن تو ایسا آیا۔ کہ ہم نے ساٹھ ہزار آدمیوں کو کھانا دیا۔ حالانکہ قادیان کی کل سولہ ہزار کی آبادی تھی۔ جس میں سے تیرہ ہزار احمدی تھے۔ مگر وہی لوگ جب یہاں پہونچے۔ تو کچھ مدت تک تو احمدیوں کی تعریفیں کرتے رہے۔ مگر اب وہی لوگ احمدیوں کو کشتنی اور گردن زدنی قرار دے رہے ہیں اور وہ سارے احسان اور سلوک جو ہم نے ان سے کئے تھے ان کو بھلا بیٹھے ہیں۔ امرتسر کے شہر پر مصیبت آئی۔ تو کئی دفعہ ہم نے غلہ مہیا کیا۔ اور جو لوگ قومی کام کر رہے تھے۔ ان کو رقمیں بھی دیتا رہا۔ چنانچہ پارٹیشن تک باقاعدہ کئی ہزار روپیہ ہم نے ان کو دیا۔ مگر اب وہی لوگ

احمدیت کی مخالفت میں

پیش پیش ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ احمدیوں کو مار دینا چاہیئے ان کو قتل کر دینا چاہیئے۔ ان کے مال و اسباب کو لوٹ لینا چاہیئے۔ یہ چیز تو آپ لوگوں کو نظر آتی ہے۔ بے شک جو سلسلہ کی مخالفت کی خبریں ہمیں ملتی ہیں وہ آپ لوگوں کو نہیں ملتیں۔ جو سلسلہ کی ترقیات کی خبریں ہمیں ملتی ہیں وہ آپ لوگوں کو نہیں ملتیں مگر یہ بات تو آپ لوگوں سے مخفی نہیں کہ لوگ بلاوجہ اور

بغیر کسی قصور کے ہم سے دشمنی

رکھتے ہیں۔ گو اگر ہم زیادہ غور کریں۔ تو اس کی ایک وجہ بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ خدا نے ان لوگوں کو اچھے عقیدے دیئے ہیں۔ خدا نے ان کے اندر اخلاص پیدا کیا ہے۔ خدا نے ان کے اندر قربانی کا مادہ پیدا کیا ہے۔ خدا نے ان کو کام کرنے کی ہمت بخشی ہے۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ لوگ بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور ہم گھٹتے چلے جائیں گے۔ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ بڑھنے والے ہیں اور ہم گھٹنے والے ہیں تو وہ مخالفت پر اتر آتا ہے۔ پس اس مخالفت کی ایک نفسیاتی وجہ تو موجود ہے۔ لیکن جسمانی وجہ کوئی نہیں۔ دنیوی لحاظ سے ہماری جماعت کا سلوک لوگوں سے اتنا اچھا ہے۔ کہ اگر وہ تعصب سے علیحدہ ہو کر ہماری جماعت کو دیکھتے تو بجائے مخالفت کرنے کے احمدیوں کے ہاتھ چومتے اور ان کی خدمت میں فخر محسوس کرتے۔ بہرحال

یہ ایسی بات ہے

جس کا ہر احمدی کو پتہ ہے۔ اور جب پتہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ دعاؤں میں کوتاہی کرتے ہیں۔ یہ دن تو ایسے ہیں کہ ان میں اپنے نفس کو بھی بھول جانا چاہیئے۔ اور دن رات اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ جماعت کو ان فتنوں سے بچائے۔ جو آجکل اس کے خلاف پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اب حکومت مسلمانوں کی ہے۔ اور مولوی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو حکومت پر قابض ہیں۔ ان کے غلام ہیں۔ اور وہ جو چاہیں ان سے قانون بنوا سکتے ہیں۔ پھر پبلک میں سے بھی ایک حصہ ان کے پیچھے چلنے والا موجود ہے۔ اس کی وجہ سے حکومت کا کچھ حصہ ڈر بھی جاتا ہے۔

اور جب ایسے حالات ہوں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ کوتوال ہمارا دوست ہے۔ اب ڈر کس بات کا؟ تو تمہارے لئے حفاظت کا سوائے اس کے اور کون سا ذریعہ باقی رہ جاتا ہے کہ تم

اللہ تعالیٰ کے آستانہ

پر جھکو۔ اور اس سے مدد اور نصرت طلب کرو۔ غرض یہ دن تمہارے لئے ایسے نازک ہیں کہ تمہیں رات اور دن سلسلہ کے بچاؤ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں صرف خدا ہی کی مدد سے ہم بچ سکتے ہیں۔ ورنہ ہمارے خلاف ایسی ایسی تدابیر کی جا رہی ہیں۔ کہ اگر ان تدبیروں میں انہیں کامیابی حاصل ہو جائے تو آج نہیں تو کل وہ سلسلہ کے مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ خواہ کتنے بڑے ابتلاء آئیں۔ دشمن ہمیں مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مگر اس کی یہ وجہ نہیں کہ اس کے مقابلہ کی ہم میں طاقت ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے

اور اگر ہم مرتے ہیں۔ تو صرف ہم ہی نہیں مرتے بلکہ خدا کا نام بھی دنیا سے مٹ جاتا ہے۔ پس اگر ہماری خاطر نہیں تو اپنی خاطر خدا تعالیٰ اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اس کام کو جاری رکھے جس کام کے لئے اس نے ہمیں کھڑا کیا ہے مگر ہمیں اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو بھی نہیں بھلانا چاہئیے خدا تعالیٰ میں طاقت ضرور ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ ہم میں اتنی کمزوریاں ہوں کہ وہ ہمیں چھوڑ کر کسی اور کو اپنے کام کے لئے منتخب کر لے پس ہمارے لئے ضروری ہے

کہ ہم دعاؤں میں لگے رہیں

اور خدا تعالیٰ سے اس کی مدد چاہیں۔ اور اپنی ذاتی دعاؤں کو بھی ترک کر کے رات دن سلسلہ کی حفاظت اور اس کی عظمت کے لئے اپنی دعائیں مخصوص کر دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہو۔ اور وہ ہماری ناکامیوں کو کامیابیوں میں تبدیل کر دے۔ اور ہمیں حقیقی خوشی اور مسرت عطا فرمائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی تائید اور فضل حاصل کرنے کے لئے دعاؤں میں لگے رہو

"یاد رکھو۔ کہ انسان کا سب سے بڑا سہارا اور اسکی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ یہی اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔ یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ اور آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں۔ جبکہ ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ تناسخ کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے۔ اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ مذہب میں دعا ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے۔ جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا۔ کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جائیں۔ اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں۔ تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے۔ اور آدمی ہر وقت اس سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے۔ تو یہ اسکی کتنی بدقسمتی ہے۔ اس صورت میں تو چاہئیے۔ کہ اس چشمہ پر منہ رکھ دے۔ اور خوب سیر ہو کر پانی پی لے

یہ میری نصیحت ہے۔ جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس پارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے۔ جس پر اگر مضبوط ہو جائیں۔ اور اس پر پورا عملدرآمد کریں۔ تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے۔ کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑائے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔

دعا اور دعوت کے معنے یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال درد دل اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے ایسا کہ اسکی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الٰہی کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسرے کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو۔ اسکی پکار میں کیا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح سے وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جائے، اس کی آواز اس کا لب و لہجہ الگ ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے عضو اس سے متاثر ہو جائیں۔ اور زبان میں خشوع خضوع ہو۔ اور دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے گا۔ نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہئیے۔ کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے۔ کہ میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر، کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں مداومت کرے۔ اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید طلب کرے۔ تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی کو دور کرے گی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی۔ جو گناہ سے بیزاری پیدا کرے گی۔ اور وہ ان سے بچے گا۔ اس حالت میں دیکھے گا۔ کہ پہلے دل جذبات اور نفسانی خواہشوں کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا۔ گویا ہزار ہا زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ جو بے اختیار اسے کھینچ کر گناہ کی طرف لے جاتا تھا۔ ایک دفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہیں۔ اور آزاد ہو گیا ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک رغبت اور رجوع تھا۔ اس حالت میں وہ محسوس اور مشاہدہ کرے گا۔ کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالیٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہو گی۔" (ملفوظات)

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی اہلیہ محترمہ کی وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ اور قادیان دارالامان کے مقامی امیر مکرم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی اہلیہ محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ ۹ ستمبر کو رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۰ مرحومہ جناب قریشی محمد یونس صاحب آف بریلی کی صاحبزادی تھیں اور ابھی آپ کی شادی کو ایک سال سے بھی زائد عرصہ نہ گذرا تھا۔

ہم اس صدمہ پر مکرم جناب مولوی صاحب موصوف اور مرحومہ کے والد محترم اور دیگر اعزا سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے بلندی مراتب کے لئے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی فہرست ہر ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرض دعا پیش ہوا کریگی

تجویز کی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے احباب کی جو فہرست دعا کی غرض سے اخبار میں شائع کر دی جاتی ہے یہ فہرست آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ہر ماہ علیحدہ پیش کی جایا کرے۔ اور اس فہرست میں ان دوستوں کو بھی شامل کر لیا جایا کرے جنہوں نے زکوٰۃ کی وصولی میں خاص جدوجہد کی ہو سو احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز یہ فہرست حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جایا کرے گی۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی امین الدین صاحب بعارضہ بخار ہیں۔ اور وہ میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل ہیں۔ اسی طرح بڑے بھائی سراج الدین کا ظم بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (الہ داد الدین)

(۲) بندہ ایک سال سے مقدمات میں مبتلا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ کریم میری مصیبتوں کو دور فرمائیں۔ اور میرے رزق کو کھول دیوے۔ (مرزا اسلام اللہ سابق قادیان) ۴۴

(۳) عزیزم محمد الطاف ابن جناب مکرم محمد اقبال صاحب قریشی نبیرہ جناب مولوی برکت علی صاحب ۵ تین یوم سے بخار کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ شافی مطلق عزیز کو کامل شفا اور صحت عطا فرمائے۔ (خاکسار شیخ عبدالوہاب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی)

امریکہ میں تعلیم کی رفتار

۲

اعلیٰ تعلیم

متوسط قسم کے لڑکے کی حیثیت سے جان اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج میں داخل نہیں ہوا۔ تاہم اعلیٰ تعلیم کے حاصل کرنے کے لئے، جو نظام تعلیم امریکہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ بہت شاندار ہے۔ ہائی سکول کی تعلیم سے فارغ ہونے والے دس طالب علموں میں سے چار (لڑکوں میں سے تقریباً نصف اور لڑکیوں میں سے ایک تہائی) کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۹ء و سنہ ۱۹۵۰ء میں اعلیٰ درجے کے تعلیمی اداروں (کالجوں) میں ۱۸ سے ۲۱ برس تک کی عمر کے۔ ہر ۱۰۰ میں سے ۱۹ طالب علموں کو داخل کیا۔ اور ان کے علاوہ ۴،۴۳۷،۸ سابق فوجی سپاہیوں کو بھی داخل کیا گیا۔ جن کی تعلیم میں جنگ کی وجہ سے رکاوٹ پڑ گئی تھی۔

سنہ ۱۹۴۹ء و سنہ ۱۹۵۰ء میں امریکہ کے اعلیٰ تعلیمی کالجوں میں ۲۷۳۲۸۶۵ طلبا پورے وقت کے تعلیمی نصاب (کورس) کا مطالعہ کرتے تھے۔ اور اسی عرصے میں گرائی سکولوں میں خط و کتابت حساب کتاب سیکھنے اور توسیعی اور دوسرے اہم قسم کے تربیتی اور تعلیمی سکولوں وغیرہ میں بیس لاکھ طلبا داخل تھے۔ کئی دوسرے ملکوں میں جتنے طلبا سیکنڈری سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ ان سے زیادہ تعداد میں امریکہ کے اعلیٰ تعلیمی کالجوں میں طلبا داخل ہوتے ہیں۔ ابتدائی اور سیکنڈری سکولوں میں جس طرح لڑکے لڑکیاں مل جل کر تعلیم پاتی ہیں۔ یہی طریقہ کالجوں میں بھی رائج ہے۔ امریکی محکمہ تعلیم نے حال ہی میں جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے جو ۱۸۵۹ کالج ہیں ان میں سے ۲۲۲ ایسے ہیں جن میں صرف لڑکوں کو اور ۲۵۸ ایسے ہیں جن میں صرف لڑکیوں کو داخل کیا جاتا ہے۔ ۱۰۲۷ تعلیمی ادارے ایسے ہیں جن میں نیگرو طلبا کی اکثریت ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ان کی تعداد میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ اور اس وقت ان میں ۷۰ ہزار نیگرو طالب علم ہیں۔ بہت سے نیگرو طالب علم ایسے اداروں میں تعلیم پاتے ہیں جن میں سفید فام طالب علموں کی اکثریت ہے۔

غیر پبلک سکول

متوسط امریکی طالب علم کی تصویر پیش کرتے ہوئے۔ جان کی مثال دی گئی تھی۔ جو ٹیکسوں کی آمدنی پر چلنے والے مفت پبلک سکولوں میں تعلیم پاتا تھا۔ اکثر بچے ایسے ہی تعلیم پاتے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۹ء و سنہ ۱۹۵۰ء میں پبلک ایلیمنٹری (ابتدائی) پرائمری سکولوں میں ۱۹،۴۰۷،۶۹۱ طالب علم تھے۔ اور غیر پبلک ابتدائی سکولوں میں ۲،۷۴۳،۴۴ طلباء زیر تعلیم تھے۔ اسی برس میں پبلک ہائی سکولوں میں ۳،۴۱۸،۷۱۵ اور غیر پبلک ہائی سکولوں میں ۶۹۵۱۹۹ طلبا، تعلیم پا رہے تھے

جیسا کہ انسانی حقوق کے عالمگیر اعلان میں کہا گیا ہے۔ اور امریکہ میں رائے عامہ بھی اس بات کی حامی ہے۔ کہ والدین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بچہ کو جس قسم کی تعلیم دینا چاہیں۔ اس کا فیصلہ اپنی پسند کے مطابق کریں۔

نصف سے زیادہ غیر پبلک سکول کلیساؤں کی طرف سے جاری ہیں۔ باقی سکول انفرادی طور پر منافع کمانے کے لئے۔ اور بعض منافع نہ کمانے والے اداروں کی طرف سے۔ پبلک کی خدمتگذاری کے خیال سے جاری ہیں۔

پرائیویٹ سکولوں کی آمدنی کا ذریعہ طلبا کی فیس ہے۔ باقی آمدنی چندے اور عطیہ جات کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کلیساؤں کی طرف سے جو سکول جاری ہیں۔ ان کی امداد عموماً متعلقہ کلیسائی اداروں کی طرف سے ہوتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم پانے والے طلبا بھی تقریباً مساوی طور پر پبلک اور غیر پبلک کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ پبلک کے تعلیمی ادارے اوسطاً بڑے بڑے ہیں۔ لیکن کلیساؤں کی طرف سے جو غیر پبلک اور پرائیویٹ کالج ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہے۔ دونوں طرح کے کالجوں میں طلبا کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اعلیٰ تعلیمی پبلک کالجوں میں طلبا کی تعداد میں زیادہ تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور شکر کا مقام ہے کہ لوگ اس مقصد کے لئے۔ زیادہ کھلے دل سے ٹیکس دیتے ہیں اور جن طلباء نے تعلیم ادھوری چھوڑ کر۔ جنگ کے دنوں میں فوج میں شمولیت کی تھی انہیں اپنی ادھوری تعلیم کو پورا کرنے کا موقع سب سے پہلے دیا جا رہا ہے۔

سکولوں کی نسبتی تعلیم کے متعلق بحث مباحثے جاری رہتے ہیں۔ پبلک پالیسی اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ کوئی ایک شخص یا ایک جماعت کوئی بھی ایسا سکول جاری کر سکتی ہے۔ جو ریاست کے تعلیمی معیار کو پورا کر سکے۔

مختلف زبانوں کے جاننے والوں نے اپنی اپنی مادری زبانوں میں تعلیم دینے کے بھی سکول کھول رکھے ہیں۔ اور ایسے سکول بعض پبلک سکولوں کی امداد کرتے یا ان کے متبادل کے طور پر بھی کام دیتے ہیں۔

تصویری یا ذیلی طور پر غیر پبلک سکولوں میں جو مقابلہ ہوتا ہے۔ اسے پبلک سکولوں کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔ غیر پبلک سکولوں میں بہتری کے لئے نئے نئے تجربے کر سکتے ہیں اور ایسی لیبارٹریوں کے طور پر کام دے سکتے ہیں کہ جن میں نئی تجویزوں اور تجربوں کی خوبیوں کے متعلق پبلک خود فیصلہ کر سکتی ہے۔

غیر رسمی اور بالغوں کی تعلیم

رسمی تعلیم کے علاوہ امریکہ میں غیر رسمی قسم کی تعلیم کے لئے بھی وسیع راستے ہیں ان میں عجائب گھر۔ لائبریریاں۔ میگزین۔ رسالے فلمیں۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور نصف ارب کے قریب کتابیں شامل ہیں۔

امریکہ میں ۷،۴۰۰ پبلک لائبریریاں ہیں۔ جو بہت سے علاقوں میں گشتی کتب خانوں کا انتظام کرتی ہیں۔ کرایہ پر کتابیں دینے والی پچاس ہزار سے زیادہ لائبریریاں اور ڈیڑھ ہزار ادارے کتابیں کرائے پر دیتے ہیں۔ جنہیں ڈیڑھ ہزار بڑے بڑے کتب فروش چلا رہے ہیں۔

تجارت اور صنعت کی طرف سے لوگوں کو کارخانوں میں بھی تربیت دینے کا انتظام ہے۔ اور مزدوروں کو بھی لیڈرشپ کی تربیت دی جاتی ہے۔ مزدوروں کی تنظیموں کے اپنے ریڈیو سٹیشن ہیں۔ اور اپنے اخبارات اور رسالے ہیں۔ زراعت کے توسیعی پروگرام کے تحت ماہرین کھیتوں اور فارموں پر کسانوں کو تربیت دیتے ہیں۔

اپنے آپ تعلیم حاصل کرنے کے دوسرے وسیع اور سینکڑوں ذرائع ہیں۔ مثلاً اپنے گھروں میں کلیساؤں میں اور سینکڑوں معاشرتی تنظیموں کے ذریعے یوتھ گروپس (نوجوانوں کی تنظیمیں) ویمنز کلبیں (عورتوں کے کلبوں) شہری اور برادری اور دوسری پروفیشنل تنظیموں کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے۔

پبلک سکولوں میں تقریباً تیس لاکھ بالغ کسی نہ کسی قسم کی تعلیم کے پروگرام کے مطابق تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور تقریباً ۸۰ لاکھ بالغ اشخاص ریاست کی یونیورسٹیوں اور دوسرے اعلیٰ درجے کے تعلیمی اداروں کی عام اور خاص جماعتوں میں داخل ہیں۔ ان میں سے بہت سے تعلیمی سکول اور کالج ادھار یا نقد فیس کی ادائیگی کے طریقوں سے خط و کتابت کے ذریعے کالج اور سیکنڈری درجے کی تعلیم دیتے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۹ء و سنہ ۱۹۵۰ء میں مرکزی حکومت کی طرف سے امداد پانے والے پیشہ ورانہ تعلیم دینے والے حرفتی سکولوں میں شام کی جماعتوں میں اور نصف وقت کی تعلیم پانے والوں کی تعداد ۳،۳۴۷،۲۱۱ تھی۔ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ تین کروڑ بالغ (یعنی ہر چار میں سے ایک سے زائد) کسی نہ کسی قسم کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

خاص قسم کی تعلیم

مرکزی سرکار بچوں کی خاص قسم کی تعلیم کے لئے امداد دیتی ہے۔ مثلاً جسمانی طور پر معذور یا کند ذہن۔ معاشرتی طور پر پسماندہ بچوں کے لئے۔ یعنی ایسے بچوں کی جن کی بولنے سننے اور دیکھنے کی قوت ناقص ہو گئی ہو۔ یا اپاہج دماغی طور پر مفلوج دل کی بیماری میں مبتلا۔ یا لاغر بدن ہوں ان کو خاص قسم کے سامان کی مدد سے۔ خاص تعلیمی پروگرام کے ماتحت تعلیم دی جاتی ہے۔ بہت سے شہروں میں ایسے بچوں کو جو گھروں سے باہر نہیں جا سکتے۔ انہیں بستروں پر ہی ماہر استاد تعلیم دیتے ہیں۔ چند ایک شہروں میں خاص قابلیت کے بچوں کے لئے۔ پورے یا آدھے وقت کے سکول جاری ہیں۔ اور معمولی ابتدائی اور سیکنڈری سکولوں میں بھی ایسے طالب علموں کی قابلیت میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سنہ ۱۹۴۹ء و سنہ ۱۹۵۰ء میں بچوں کے لئے تعلیم کے مساوی مواقع دینے کے لئے ۷ لاکھ بچوں کو روزانہ سکولوں میں لانے کے لئے بسوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس طرح کھیتوں اور فارموں پر رہنے والے بچوں کو بھی ویسی ہی اچھی تعلیم ملتی ہے۔ جیسی شہروں میں رہنے والے بچوں کو۔

امریکہ میں تعلیم کا بہت بڑا کاروبار اور انتظام ہے۔ اس پر سالانہ ۲۲۸ ڈالر فی طالب علم پبلک سکولوں میں روزانہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ (اس میں سرمایہ اور سود وغیرہ شامل نہیں) امریکہ کے لوگوں نے سنہ ۱۹۵۱ء و سنہ ۱۹۵۲ء میں سیکنڈری اور ابتدائی سکولوں پر ۶ ارب ۹ کروڑ ڈالر اور کالجوں پر ایک ارب ۹ کروڑ ڈالر صرف کئے ہر قسم کے سکولوں میں تیرہ لاکھ استاد ہیں جنہوں نے اپنی تربیت میں ۱۲ برس کے علاوہ بھی مزید تین برس لگائے ہیں (یعنی ٹیچر یکے ماہر تعلیم ہیں)

(ماخوذ)

چندہ وصیت کی ادائیگی کی اہمیت

مکرم ومحترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے ذمہ بوجہ لمبی بیماری چندہ وصیت کا بقایا تھا۔ اب بکرم نواب صاحب خدا کے فضل سے بخیریت ہیں اور چندہ وصیت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "کہ میں اپنی آمدنی کا حساب بنوا رہا ہوں۔ پھر دیکھوں گا کہ کس قدر رقم میرے ذمہ نکلتی ہے۔ چند ماہ ہوئے ایک پکے محاسب صاحب کو اس حساب میں بھجوا چکا ہوں۔ مجھے اپنے چندہ کی ادائیگی کا از حد فکر ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ بھی خواب میں توجہ دلا چکے ہیں" جو موصی صاحبان وصیت چندہ کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ ان کے لئے کس قدر فکر اور غور کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی چندہ وصیت کی

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

مسرت کا موجب ہیں۔

جیسا کہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے اراکین کی تربیت و اصلاح کے لئے تمام حلقوں میں نماز باجماعت کے مراکز قائم کرنے کے علاوہ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے۔ اور ہر موقعہ پر اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور اسکی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ کہ نوجوان پورے طور پر شعائر اسلامی کی پابندی اختیار کریں۔ اور لغویات سے اجتناب برتیں۔ اسی طرح خدمتِ خلق کے شعبہ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ کہ نوجوانوں نے کتنے مفلوک الحال اور نادار لوگوں کی امداد کی۔ کتنے مریضوں کی تیمارداری کی۔ کتنے بے گھر لوگوں کے لئے رہائش کا انتظام کیا۔ اور پھر بارش اور سیلاب وغیرہ کے ہنگامی موقعوں پر بلا امتیاز کتنے افراد کی مختلف رنگوں میں خدمت کی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان صحیح مومنانہ روح کے ساتھ ماحول اور زمانے کے تقاضوں کو سمجھ کر اپنے آپ کو روحانیت کے سانچے میں ڈھالنے اور بنی نوع انسان اور ملک و قوم کے لئے مفید سے مفید وجود ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اپنی اصلاح اور دوسروں کی خدمت یہی دو گُر ہیں۔ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے نام سے انسان کی روحانی اور عملی زندگی کی کامیابی کے لئے شریعت نے ہمیں بتائے ہیں۔ اور انہی کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ خطبات میں جماعت کے احباب کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اگر انہی دو چیزوں کو ہمارے نوجوان آج پوری طرح سمجھ رہے ہیں۔ اور اپنے اعمال کو بھی اسی نہج پر لا رہے ہیں۔ تو ہمارا مستقبل یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل بھی درخشاں ہے اور آج بھی درخشاں ہے۔

ایک چیز جس کی اس رپورٹ میں ہم نے کمی محسوس کی ہے۔ اور اسی موقعہ پر اس کا اظہار [illegible] سمجھتے ہیں۔ وہ ابتدائی طبی امداد کی ٹریننگ ہے۔ اس کی اہمیت اتنی واضح ہے۔ کہ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ مجلس کے نوجوانوں نے اس کا انتظام نہ کیا ہو۔ یا اس کے لئے کوشاں [illegible] لیکن چونکہ رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اس لئے لازماً ہمیں یہ احساس ہوا۔ بالخصوص [illegible] جبکہ حکومت بھی ملک کے نوجوانوں کے لئے طبی امداد جیسی مفید چیز کی ٹریننگ [illegible] انتظام کر رہی ہے۔ اور دوسرے اداروں کی بھی ایسی کوششوں کو سراہتی اور بنظر تحسین دیکھتی ہے۔ ہمارے نوجوان اگر اس سے فائدہ نہ اٹھا رہے ہوں۔ تو یقیناً یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اسی طرح حکومت کی طرف سے آج کل شہری دفاع کے لئے نوجوانوں کی فوجی تربیت کا انتظام ہے۔ اس میں بھی اگر ملک کے نوجوان شوق اور دلچسپی سے شریک نہ ہوں۔ یا ایسا انتظام نہ کریں۔ تو یقیناً ان کی آئندہ صلاحیتیں ملک کے لئے اس جہت سے کبھی بھی مفید نتائج نہیں پیدا کر سکتیں۔ بہرحال جس طرح ہم نے اوپر اظہار کیا ہے۔ مجموعی طور پر خدام الاحمدیہ کراچی کی رپورٹ بہت خوشکن ہے۔ اور پھر سب سے بڑی سعادت اور فخر ان کے لئے یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس پر اظہار خوشنودی کا فرمایا ہے اب کراچی کے نوجوانوں کو ہمیشہ یہ ملحوظ رہنا چاہیئے۔ کہ انہیں اپنی مساعی کو اور زیادہ تیز اور ہمہ گیر کر کے اس فخر کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا ہوگا۔ اور انہیں یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ واقعی مومن کا دوسرا دن اس کے پہلے دن سے بہتر اور بڑھ کر ہوتا ہے۔

ہم اس موقعہ پر اپنے دوسرے بھائیوں سے بھی گذارش کریں گے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے ہاں کی مجالس اور جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ بیدار کر کے ایسے تمام ضروری امور کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور پھر خاص طور پر اپنی تربیت اور دوسروں کی خدمت ان دو بنیادی چیزوں کو اپنا شعار بنا کر اسلام اور احمدیت کے نصب العین کو کامیاب بنانے کے لیے عملی جد وجہد جاری رکھیں۔

ضرورت

ضلع گوجرانوالہ کے ایک ہائی سکول میں سیکنڈ ماسٹر کی آسامی خالی ہے۔ درخواست دہندہ کم از کم بی اے حساب کے مضمون کے ساتھ ہو۔ تنخواہ ۱۰۰-۱۰-۱۰۰ مع گرانی الاؤنس ۳۰/- روپے اور اگر بی۔ٹی ہو تو گریڈ ۲۰۰-۱۰-۱۰۰ ہوگا۔ درخواستیں دفتر ہذا میں ایک ہفتہ کے اندر پہنچ جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

چندہ لازمی ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے

رجسٹر روزنامچہ بیت المال کی طرف سے ہر جماعت کو مہیا کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ مستقل ہدایت درج ہے کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک دفتر پہنچ جانا ہے۔ بعض جماعتوں کے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ایسے ہیں۔ جو اس ہدایت کی پابندی کر رہے ہیں جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ مگر ابھی بعض عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ایسے ہیں جو اس ہدایت کی پابندی نہیں کر رہے جس کی وجہ سے مرکز کو مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے لہٰذا ایسے تمام عہدہ داران بالا سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی سستی کو ترک کر کے اپنی اپنی جماعت کا وصول شدہ چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں داخل خزانہ کروا دیا کریں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

میں نے اپنی پوری توجہ مہاجرین کی آبادکاری پر مبذول کردی ہے

کھوکھراپار میں مہاجرین کو مزید سہولتیں دی جائینگی وزیر اعظم محمد علی کا اعلان

کراچی ۲۸ ستمبر۔ مسٹر احمد ای۔ ایچ جعفر صدر سندھ کراچی مہاجر بورڈ نے ایک مکتوب وزیر اعظم محمد علی کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ جو مہاجرین کے مسائل جیسے کہ کھوکھراپار سے مہاجرین کی آمد۔ دستور ساز اسمبلی میں مہاجرین کراچی کے لئے نشستیں وغیرہ سے متعلق تھا۔ وزیر اعظم نے اس مکتوب کا جو جواب دیا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ "آپ نے مہاجرین کے بارے میں جو مکتوب لکھا ہے۔ اس کے جواب میں میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز ہونے کے بعد سے اپنی ساری توجہ مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ پر مبذول کر رکھی ہے۔ میں اس سلسلہ میں حتی الوسع پوری کوشش کروں گا۔ میں نے سندھ کراچی مہاجر بورڈ کے ان خیالات کو معلوم کر لیا ہے۔ جو وفاقی دار السلطنت کراچی کی مہاجر آبادی کے لئے دستور ساز اسمبلی اور مجلس وضع قانون میں نمائندگی سے متعلق ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس کا فیصلہ دستور ساز اسمبلی کر سکتی ہے۔

تسلیم اور غیر تسلیم شدہ علاقوں کے بارہ میں وزیر اعظم نے لکھا ہے۔ کہ موجودہ پالیسی کے تحت متروکہ املاک کے عارضی الاٹمنٹ کا جہاں تک تعلق ہے۔ بھارت سے آئے ہوئے تمام مہاجرین کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت معاوضہ کی ادائیگی کے جس منصوبہ پر آج کل عمل کر رہی ہے۔ وہ ایک واحد منصوبہ ہے۔ جس کے ماتحت ان مہاجرین کو جو تسلیم شدہ علاقہ میں زرعی زمین چھوڑ کر آئے ہیں۔ مغربی پاکستان میں متروکہ زرعی زمینوں پر مالکانہ قبضہ کا حق دیا جاتا ہے۔ اس منصوبہ میں غیر تسلیم شدہ علاقہ کو شامل کرنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔

متروکہ املاک کے بار بار الاٹمنٹ کے متعلق جو شکایت کی گئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں چیف کمشنر کراچی کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر غور کریں۔ کھوکھراپار میں مہاجرین کے لئے سہولتیں مہیا کرنے کے بارہ میں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کھوکھراپار سرحد پر حسب ذیل سہولتیں مہیا کر دی گئی ہیں۔ (۱) میمن ریلیف کمیٹی نے کھوکھراپار میں دو ریلوے شیڈ اور دو پختہ شیڈ تعمیر کر رکھے ہیں۔ جن میں چھ سو آدمیوں کے لئے جگہ ہے۔ چونکہ آٹھ سو سے زیادہ مہاجرین کو وہاں رکھا نہیں جاتا۔ اس لئے کسی نئی عمارت کی وہاں ضرورت نہیں ہے۔ حکومت سندھ نے وہاں ایک چھوٹا ہسپتال کھول رکھا ہے۔ اور ایک علیحدہ مکمل ہسپتال کھولنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ کھوکھراپار کو چھ ٹینک پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ اور ریلوے حکام کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ضرورت پر زائد پانی سپلائی کریں۔ اب تک پانی کی قلت کے بارہ میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ میمن ریلیف کمیٹی کو ساڑھے چار سو روپے بطور امداد دیئے گئے تھے۔ کھوکھراپار اور میرپور خاص کے درمیان اسپیشل ٹرینوں کے چلنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاکہ مہاجرین کو لے جایا جائے۔ ہفتے میں ایک بار ایک پسنجر ٹرین چلانے کے مسئلہ پر چلانے کے لئے غور کیا جا رہا ہے۔

ایک ویلفیئر افسر عملہ کے ساتھ کھوکھراپار موجود ہے۔ تاکہ مہاجرین کی دیکھ بھال کرے۔ سرحد اور کھوکھراپار اسٹیشن کے درمیان ایمبولنس کے انتظام کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ تاکہ حاملہ عورتوں مریض مرد اور بچوں کو لایا جائے۔ آخر میں میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حکومت غریب مہاجرین کی امداد میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں پی۔ او۔ اے پی پاکستان۔ بھارت۔ سیلون۔ خلیج فارس کے علاقوں۔ جزائر غرب الہند اور شمال مغربی وسطی اور جنوبی نو نئے علاقوں تک رعایتی شرحوں پر سیاحوں کے لئے فضائی آمد و رفت کا ایک ہمہ گیر توسیع سلسلہ شروع کر رہی ہے۔

ماہنامہ مصباح

مصباح احمدی مستورات کا واحد رسالہ ہے۔ جو مرکز سے خالصتہً احمدی مستورات کے انتظام سے چلایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ مقدور بھر احمدی عورتوں کی تعلیم و تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور مفید پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ احمدی مستورات میں تحریر کا شوق پیدا کرنے کے لئے انعامی مضامین بھی لکھوائے جاتے ہیں۔ بیرون پاکستان کی لجنات کی مساعی اور ان کے حالات کا مفصل ذکر شائع کیا جاتا ہے۔ احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے الگ پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ ان تمام دلچسپیوں اور مفید امور کی وجہ سے اس کا ہر گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے ادارہ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی زیادہ سے زیادہ خریداری قبول فرمائیں۔ ابھی تک رسالہ کی خریداری اتنی نہیں۔ جس سے اس کے اخراجات کو باطمینان چلایا جا سکے۔ اور اس کے پروگراموں کو ناظرین کے سامنے باحسن طریق پیش کئے جا سکیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو پہلے ہی خریدار ہیں۔ وہ اس کے مستقل خریدار رہیں۔ اور اپنا سالانہ چندہ ۵ روپے باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ جو خریدار نہیں وہ خریداری قبول فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء نیز اس کی قلمی و مالی امداد فرما کر بھی عند اللہ ماجور ہوں۔

(مدیرہ مصباح)

اسٹیٹ بنک کو گذشتہ سال دو کروڑ روپے کا منافع ہوا

پاکستان کی اقتصادی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ بنک کے مرکزی بورڈ کی رپورٹ

کراچی ۲۸ ستمبر: اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے مرکزی بورڈ کے ڈائرکٹروں کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگرچہ ابھی تک اقتصادی مشکلات موجود ہیں۔ لیکن ملک کی اقتصادی حالت میں نظمی بہتری کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ڈائرکٹروں کی یہ رپورٹ ۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو ختم ہونے والے سال کے متعلق ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ دنیا میں خام اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہونے کا سب سے زیادہ اثر پاکستان پر پڑا ہے۔ کیونکہ پاکستان کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ کپاس اور پٹ سن ہیں۔ اور ان کی قیمتیں عالمی مارکیٹ میں چونکہ بہت زیادہ حد تک کم ہو گئیں۔ اس لئے ملک کی ادائیگی کا توازن بگڑ گیا۔ اس طرح حکومت کو درآمد پر سخت پابندیاں لگانا پڑیں۔ مگر جب ان پابندیوں کا بھی کوئی نمایاں اثر نہ ہوا۔ تو حکومت نے او۔ جی۔ ایل کو بھی ختم کر دیا اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے برآمدی محصول میں کمی بھی کر دی۔ اس طرح حکومت کی کسٹم کی آمدنی میں زبردست کمی ہو گئی۔ یہ ایک ایسی مد تھی جس پر ملک کا اقتصادی ڈھانچہ کھڑا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے اپنے اخراجات میں کمی کر دی

ادائیگیوں کا توازن اس لئے بگڑا۔ کہ ملک [illegible] قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت کو [illegible] زرِ خرچ کرنا پڑا۔ اور ملک میں عام [illegible] استعمال کی اشیاء کی قیمتیں اس لئے چڑھ گئیں۔ کیونکہ ان کی سپلائی کم تھی۔ عالمی اقتصادی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے بورڈ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ترقی یافتہ ملکوں میں پیداوار بڑھ رہی تھی۔ بے روزگاری کم ہو رہی تھی۔ مگر غیر ترقی یافتہ ملکوں میں کساد بازاری تھی۔ خام اشیاء کی قیمتیں گر رہی تھیں۔ جس کی بنا پر ان ملکوں میں سماجی بہبود کے منصوبوں میں قدرتی طور پر کمی ہو رہی تھی۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اس سال میں اسٹیٹ بنک کی کل آمدنی ۳ کروڑ ۲ لاکھ ۶۴ ہزار ۹۳ روپے ۱۱ آنے ایک پائی کی تھی۔ اس میں کل خرچ ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ۶۰ ہزار ۹۳۱ روپے ۱۷ آنے و پائی ہوا۔ اس طرح بنک کو کل ایک کروڑ ۹۵ لاکھ ۱۰ ہزار ۷۵۴ روپے ۱۴ آنے ۴ پائی کا منافع ہوا۔ اس منافع میں سے بنک کے حصہ داروں کو ۴ فیصد شرح پر ۱۲ لاکھ روپیہ تقسیم کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۱۰ ہزار ۷۵۴ روپے ۱۴ آنے ۴ پائی کا منافع ہوا۔ اس منافع میں سے پہلے حصہ داروں کو ۴ فیصد شرح پر ۱۲ لاکھ روپیہ تقسیم کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۱۰ ہزار ۷۵۴ روپے ۱۴ آنے ۴ پائی کا جو منافع بچا وہ مرکزی حکومت کو دیدیا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زیر نظر سال میں بنک کی ایک شاخ کوئٹہ میں کھول دی گئی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بنک کے اخراجات میں مزید کمی کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس کی رپورٹ پر ان دنوں عمل کیا جا رہا ہے۔ بنکنگ ڈیپارٹمنٹ کے بیلنس شیٹ کے مطابق۔ ۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو مرکزی حکومت کا جمع شدہ سرمایہ ۳۳ کروڑ ۴۶ لاکھ روپیہ ہے

زائرین عراق پر سے پابندیاں اٹھا لی گئیں

کراچی ۲۸ ستمبر: زائرین عراق پر اب تک جو پابندیاں عائد تھیں۔ وہ اب عراق کی حکومت نے ختم کر دی ہیں عراقی حکومت نے سال میں چار ماہ کیلئے زائرین کے عراق جانے پر پابندی عائد کر رکھی تھی

تودہ پارٹی کے ۲۰ حامی گرفتار

تہران ۲۸ ستمبر: تودہ پارٹی کے ۲۰ حامی قصبہ خودمان صوبہ گیلان میں پکڑے جا چکے ہیں وہاں کے حالات معلوم کرنے کے لئے حکومت نے ایک فوجی دفد روانہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس علاقے میں کمیونسٹوں کے حامیوں کی اکثریت ہے

حکومت پولیس کے ذریعہ گداگری پر قابو نہیں پا سکتی

کراچی ۲۸ ستمبر: وزیر داخلہ مسٹر خلیق احمد گورمانی نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ حکومت پولیس کے ذریعہ کراچی میں گداگری پر قابو نہیں پا سکتی۔ انہوں نے کہا۔ کہ پولیس کی کاروائی کے باوجود اب تک قابو نہیں پایا جا سکا

کراچی کے پانی میں غلاظت کہاں سے آتی ہے؟

تحقیقات جاری ہے۔ وزیر صحت کا بیان

کراچی ۲۸ ستمبر: وزیر صحت ڈاکٹر اے۔ ایم ملک نے بتایا ہے۔ کہ کراچی میں پانی کی کثافت کے متعلق تحقیقات کے لئے جو سب کمیٹی قائم ہوئی تھی۔ اس کی سفارشات حکومت کے پاس زیر غور ہیں۔ اور احتیاطی تدابیر کے طور پر سب کمیٹی کی فوری سفارشات پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مسٹر جعفر کے سوال کے جواب میں بتایا کہ جولائی ۱۹۵۳ء میں حکومت کی متذکرہ کمیٹی نے اطلاع دی تھی کہ کراچی جائنٹ واٹر بورڈ کی حد تک پانی صاف رہتا ہے۔ لیکن شہر میں لئے گئے چند نمونے جراثیم زدہ پائے گئے ہیں۔ ان مقامات کا پتہ چلانے کے لئے جہاں پانی میں گندگی پیدا ہوتی ہے۔ ماہرین کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

[illegible] ہو کر ۳۳ کروڑ ۴۵ لاکھ رہ گیا بہر حال صوبائی حکومتوں کے جمع شدہ سرمایہ ۱۴ کروڑ ۵ لاکھ سے بڑھ کر ۲۷ کروڑ ۲۱ لاکھ ہو گئے رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو جاری کردہ نوٹ ۲۰۸ کروڑ ۹۴ لاکھ روپے کے تھے نوٹ میں سونے اور چاندی کے ذخائر میں بہر حال کوئی فرق نہیں پڑا

مغربی پاکستان میں پنجاب کے علاوہ دوسرے تمام علاقوں کا ایک صوبہ بنا دیا جائے

پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں قاضی مجتبےٰ قرارداد پیش کریں گے

حیدرآباد سندھ ۲۸ ستمبر: قاضی محمد مجتبیٰ ممبر پاکستان مسلم لیگ کونسل نے جنرل سیکرٹری آل پاکستان مسلم لیگ کو ہونے والے کونسل کے اجلاس میں حسب ذیل قراردادوں کا نوٹس دیا ہے۔ (۱) آل پاکستان مسلم لیگ پاک دستور ساز سے سفارش کرتی ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی صوبہ دار تقسیم ختم کر کے سندھ۔ بلوچستان سرحد اور ریاستوں کو ایک گروپ کا صوبہ بنا دیا جائے۔ کیونکہ اس تقسیم سے صوبہ پرستی کو فروغ ہوتا ہے۔ اور قوم کے صحت مند اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ (۲) یہ کونسل پاک دستور ساز سے حکومت پاکستان کو غریب مسلمانوں کی قربانیاں یاد دلاتی ہیں جو انہوں نے تشکیل پاکستان کے لئے دی ہیں مملکت کے وجود میں آنے کے بعد ان مسلمانوں کو مسلسل مصائب جھیلنے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے حکومت اور دستور ساز سے درخواست ہے کہ انفرادی طور پر ہر شخص کی کم سے کم ضرورتیں پوری کی جائیں اور ہر فرد کو مساوی موقعہ دیا جائے (۳) کونسل کا نظریہ ہے کہ جس آئین سے عوام کو لوٹنے کھسوٹنے کا سد باب نہیں ہو سکتا۔ اور معدودے چند افراد کے ہاتھوں منصفانہ کاروائی نہیں ہو سکتی وہ آئین عوام کے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔

جنرل محمد ایوب خاں امریکہ پہنچ گئے

نیویارک ۲۸ ستمبر: جنرل محمد ایوب خان کمانڈر انچیف افواج پاکستان طیارے سے کل امریکی دورے کے لئے یہاں پہنچ گئے انہوں نے بتایا کہ میں یہ اندازہ کرنے آیا ہوں۔ کہ ہم فوجی اعتبار سے اپ ٹو ڈیٹ ہیں یا نہیں دوسرے میں امریکی دوستوں سے ملاقات کروں گا ہمارے ملک کی ضرورت کے مطابق تیج کافی ہے۔ ہمارا ملک غریب ہے پھر بھی ہم کمی طور پر ترقی کی کوشش کر رہے ہیں جنرل ایوب خاں ۲۱ اکتوبر...

ڈوگرے پاکستان سے جنگ کے لئے تیار بیٹھے ہیں

سرینگر ۲۸ ستمبر: بھارتی فوج کے کمانڈر انچیف ادراج میں کارگل اور لیہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس سرینگر پہنچ گئے جنرل راجندر سنگھ کے اس دورہ کو یہاں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ سرینگر بارہ مولا میں کل مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی نے کہا کہ بھارت نے گذشتہ ۶ سال میں مقبوضہ کشمیر کے داخلی معاملوں میں کبھی مداخلت نہیں کی۔ بخشی کو سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے سرحد پر بسنے والے ڈوگروں نے کہا۔ کہ وہ پاکستان کے حملے کا جواب دینے کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں اس سے پہلے بخشی نے کہا تھا کہ کشمیر بھارت کے ساتھ الحاق کر کے ہی محفوظ رہ سکتا ہے۔ کشمیر کا مستقبل پاکستان کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر استصواب رائے ہوا۔ تو لوگوں کا فیصلہ نہیں بدلے گا۔ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر بھارت سے سماجی اقتصادی اور نظریاتی تعلقات پیدا کئے ہیں۔ اور اب ہم اس راستے سے [illegible]

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں مولانا اختر علی خان کا بیان

کراچی سے میاں ممتاز دولتانہ کی واپسی پر آپ کو عدالت میں دوبارہ طلب کیا جائیگا

لاہور ۲۸ ستمبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے آج روزنامہ زمیندار کے ایڈیٹر مولانا اختر علی خان کا بیان قلمبند کیا۔ مولانا کو ایک خاص فوجی عدالت نے چودہ سال قید کی سزا دی تھی۔ لیکن آج کل وہ پیرول پر رہا ہیں کراچی سے میاں ممتاز دولتانہ کی واپسی کے بعد انہیں عدالت میں پھر طلب کیا جائیگا۔ کیونکہ میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل نے اپنے موکل کی ہدایت کے بغیر مولانا پر جرح کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ عدالت نے انہیں میاں ممتاز دولتانہ کی کراچی سے واپسی تک جرح کا حق محفوظ رکھنے کی اجازت دے دی۔ مولانا اختر علی خان نے روزنامہ "آزاد" کا ۱۲ جون کا ایک پرچہ پیش کر کے عدالت کی توجہ ایک مضمون کی طرف مبذول کرائی جو "مرزا بشیر احمد کا اعلان" کے زیر عنوان شائع ہوا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس اعلان کے بعد احمدی غیر احمدی تنازعہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس اعلان میں امیر جماعت احمدیہ نے عملاً ان شکایات کو رفع کر دیا ہے جن کا اظہار بالعموم دیگر مسلمانوں کی طرف سے احمدیوں کے خلاف کیا جاتا تھا۔ عدالت نے ایک حکم میں کہا کہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے عدالت میں جو تحریری بیان پیش کیا ہے یہ اعلان مضمون کے اعتبار سے اس کے مطابق ہے۔

مولانا اختر علی خان نے عدالت کو بتایا کہ جس وقت فوجی احکام انہیں پوچھ گچھ کے لئے جیل سے باہر لائے۔ تو ان کی گرفتاری کا اختیار نامہ صرف پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت جاری شدہ ایک حکم پر مشتمل تھا۔ اس کے سوا اور کوئی حکم موجود نہ تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے مارشل لا کے کسی حکم کی خلاف ورزی میں گرفتار نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا میں مسلم لیگی ہوں۔ اور پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا بھی رکن ہوں۔ انہوں نے اس سے انکار کیا کہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی محمڈن ہال میں جو آل پارٹیز کنونشن منعقد ہوئی تھی۔ انہوں نے اس میں شرکت کی تھی۔ مولانا اختر علی خان نے اپنے اس بیان کی تصدیق کی۔ جو انہوں نے فوجی عدالت میں دیا تھا۔ اس میں انہوں نے کہا کہ میاں ممتاز دولتانہ "تحریک ختم نبوت" کے حامی تھے اور وہ چاہتے تھے۔ کہ اس کی حمایت کی جائے۔

گلب پاشا ریٹائر نہیں ہونگے

عمان ۲۸ ستمبر۔ عرب لیجن کے برطانوی کمانڈنگ گلب پاشا نے ان افواہوں کی تردید کی ہے کہ وہ عنقریب ہی ریٹائر ہونے والے ہیں۔ گلب پاشا چند روز کے لئے یہاں آئے ہیں

اسٹریپٹومائیسین کی نئی قیمت کا تعین

کراچی ۲۸ ستمبر۔ ڈائرکٹر جنرل صحت نے دوا فروشوں کو ایک اطلاع بھیجی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب جناح سنٹرل ہاسپٹل کراچی کے امپورٹ اور انسپکشن ڈپو میں اسٹریپٹومائیسین کی ایک گرام کی شیشی ایک روپیہ ۹ آنے کے حساب سے مل سکتی ہے۔

امریکہ جنوبی کوریا کو غیر جانبدار بنانے پر رضامند ہو گیا

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ اخبار نیویارک ٹائمز میں یہ خبر چھپی ہے۔ کہ امریکہ چین کو ان دو باتوں میں سے ایک بات چن لینے کی پیشکش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کہ کوریا کی تقسیم مستقل رہے جنوب میں امریکی فوجیں غیر معین مدت تک مقیم رہیں۔ یا تمام فوجیں واپس بلا کر اسے غیر جانبدار بنا دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اطلاع اعلیٰ ترین حلقے سے آئی ہے۔ درحقیقت امریکہ ڈاکٹر ری کے ساتھ اپنے باہمی دفاعی معاہدے کو منسوخ کرنے پر آمادہ ہو جائیگا۔ اور کوریا کی غیر جانبداری کی ضمانت لے گا۔ اب تک اس معاہدہ کو غیر جانبدار بنانے کی راہ میں ایک رکاوٹ سمجھا جا رہا تھا۔ یہ ایک ایسا حل ہے۔ جس کے متعلق مسٹر نہرو نے کہا تھا۔ کہ ایک ہی واحد راستہ ہے۔ جس کی بنا پر سیاسی کانفرنس میں معاہدہ ہو سکتا ہے۔

ترکی میں پاکستانی پریس اٹاشی کو خراج تحسین

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی اور پاکستان کی ثقافتی انجمن نے اپنے اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں پاکستان کے پریس اٹاشی مسٹر محمد یعقوب دادشاہی کی ان خدمات کو سراہا ہے۔ جو انہوں نے پاکستان کے پریس اٹاشی کی حیثیت سے ترکی میں سرانجام دی ہیں۔ مسٹر دادشاہی حال ہی میں گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ مسٹر دادشاہی جو ترکی و پاکستان کی ثقافتی انجمن کے بانی اراکین میں سے ہیں۔ اپنے چار سالہ قیام میں دونوں ملکوں کو قریب تر لانے میں بہت کامیاب رہے ہیں۔

کراچی میں ٹیلیفون کرنے والوں کو پوسٹ ماسٹر جنرل کا مشورہ

کراچی ۲۸ ستمبر۔ پوسٹ ماسٹر جنرل کراچی نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے۔ کہ سنٹرل ایکسچینج کے ۵ ہندسوں کے ٹیلیفون ابھی تک غلطی سے چار ہندسوں والے جو کے ٹیلیفون نمبر ڈائل کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایکسچینج کے کام کی رفتار پر اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ یا تو نئی ٹیلیفون ڈائرکٹری میں یا انکوائری سے

دستور کے سوال پر لیگ اسمبلی پارٹی کے مختلف گروپوں میں مفاہمت کا امکان

کراچی ۲۸ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے۔ کہ آئین سازی کے سلسلے میں دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے ممبران میں جو اختلافات تھے ان پر مختلف گروپ کے لیڈروں کا رویہ بدل چکا ہے۔ اور تصفیہ کے امکانات نظر آنے لگے ہیں۔ اسمبلی پارٹی کل سے دستور سازی کے سوال پر غور کریگی۔ اور توقع ہے کہ ۷ اکتوبر کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں بنیادی اصولوں پر غور ہوگا۔ اگرچہ مخالف ممبر اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ ۷ اکتوبر کو رپورٹ پر غور نہ کیا گیا۔ تو وہ قراردادوں کے ذریعہ رپورٹ پر غور و خوض کا مطالبہ کریں گے۔ لیکن ایسے امکانات کم ہیں۔ مرکزی کابینہ کے کل کے ہنگامی اجلاس میں بھی آئین سازی کے سوال پر غور ہوا۔ اور آج صوبوں کے وزرائے اعلیٰ سے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے دیر تک مشورے کئے۔ ملک فیروز خاں۔ مسٹر نورالامین اور پیرزادہ عبدالستار نے ان سے بات چیت کی بعد میں وزیر صنعت خان عبدالقیوم خاں بھی اس بات چیت میں شریک ہوئے۔ مسٹر نورالامین نے جو کئی دن سے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت نہیں کر رہے تھے آج اجلاس میں شرکت کی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی صوبائی وزرائے کے علاوہ پارٹی کے ممبروں سے دستور سازی کے سوال پر صلاح مشورے کر چکے ہیں۔ مختلف گروپوں میں سمجھوتہ کے لئے ایک نیا فارمولا تیار کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وزیر خزانہ چودھری محمد علی کے مکان پر آج وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون نے صوبائی مسلم لیگ مجلس عاملہ کے ان ممبروں سے مشورے کئے۔ جو کراچی میں موجود ہیں۔ اور ابھی وزیر اعظم مسٹر محمد علی و وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر نورالامین سے اپنی بات چیت کا احوال بتایا۔

ملیریا۔ ہیضہ۔ چیچک اور تپ دق سے ایک لاکھ چالیس ہزار اموات

کراچی ۲۸ ستمبر۔ وزیر صحت ڈاکٹر ملک نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ مشرقی و مغربی پاکستان میں گذشتہ سال ننانوے ہزار ستر سو چھبیس افراد ملیریا سے اٹھارہ ہزار تین سو اکسٹھ ہیضے سے۔ ۹ ہزار سات سو ۳۴۳ چیچک سے اور گیارہ ہزار دو سو ۷۶ افراد تپ دق سے ہلاک ہوئے۔ پاکستان میں تپ دق سے ہلاک ہونے والے لوگوں کی تعداد میں گذشتہ سال اضافہ ہوا۔ اس طرح ۱۹۵۲ء میں ملیریا ہیضہ چیچک اور تپ دق سے ایک لاکھ ۳۹ ہزار ایک سو چھبیس اموات ہوئیں۔

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ مصری انقلابی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نجیب کے دور حکومت کی تائید کرنے والی تحریک آزادی کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ میجر صالح سلیم نے بتایا۔ کہ سابق سیاسی جماعتیں توڑ کر ان کے سربرآوردہ افراد پر مشتمل یہ پارٹی بنائی گئی۔ میجر سلیم نے کہا۔ کہ مصری سابق شاہ فاروق کی کروڑوں کی جائیداد ضبط کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح ان کی املاک کے کسٹوڈین کا عہدہ ختم کر دیا جائیگا۔

مشرقی بنگال اور کوچ بہار کے علاقوں کا تبادلہ

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ بدھ سے کلکتہ میں پاکستان اور بھارت کی مرکزی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس شروع ہوگی۔ جس میں مشرقی بنگال۔ مغربی بنگال۔ آسام اور تری پورہ کے نمائندے بھی شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس میں جو پانچ دن تک جاری رہیگی۔ مشرقی بنگال میں کوچ بہار کے گھرے ہوئے ۲۷ مربع میل علاقوں سے کوچ بہار میں مشرقی بنگال کے ۱۹ مربع میل علاقوں کے تبادلہ کے سوال پر غور ہوگا۔ جس کا اصولی طور پر نہرو اور محمد علی فیصلہ کر چکے ہیں۔ بھارت یہ سوال اٹھائے گا۔ کہ اس تبادلہ میں پاکستان کو بھارت کا جو ۸ مربع میل زائد علاقہ ملیگا اس کا معاوضہ پاکستان کس صورت میں ادا کرے اس کے علاوہ دوسرے سرحدی جھگڑے سرحدی تجارت اور آمد و رفت کے سوال بھی زیر غور آئیں گے۔

البانیہ کے سابق بادشاہ کی خانہ تلاشی

اسکندریہ ۲۸ ستمبر۔ مصری پولیس نے البانیہ کے سابق بادشاہ احمد زوغو کی قیام گاہ کی تلاشی لی۔ احمد زوغو کی حکومت کو مصر نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ اور انہیں بتا دیا گیا تھا۔ کہ وہ مراعات خصوصی حاصل نہیں کر سکتے۔ جو سابق شاہ فاروق کے زمانے میں حاصل تھیں۔ پولیس نے شاہ فاروق کے دیئے ہوئے سونے کو ہاتھ نہیں لگایا۔ بلکہ کچھ کاغذات لے گئی۔ گذشتہ کئی ماہ سے اخبارات البانیہ کے سابق بادشاہ پر الزام لگا رہے تھے۔ کہ وہ اپنے حقوق کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں۔

لیبیا کے بادشاہ یورپ جا رہے ہیں

طرابلس ۲۸ ستمبر۔ لیبیا کے بادشاہ ادریس یورپ جانے کے لئے تیونس روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں بغرض معالجہ جا رہے ہیں۔ شہزادہ محمد رضا المہدی سنوسی ان کی جگہ لیبیا میں کام کریں گے۔